سوال

(220) شرع شریف میں بند باندھنے کی صورت اور وقت اور موقع کیا لکھا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ دہلی میں کفن پر تین بند باندھنے اور قبر میں دو بند کھولنے اور کمر کے بند نہ کھولنے کی رسم ہے اور مٹی دیتے وقت آیت منہا خلقنا کم الخ پڑھتے ہیں اور کفن کو کھول کر قبلہ رخ میت کا منہ موڑ دینے کا رواج ہے پس سوال یہ ہے کہ شرع شریف میں بند باندھنے کی صورت اور وقت اور موقع کیا لکھا ہے اور کس چیز سے باندھنے کا حکم ہے اور جبکہ بند باندھنا ضروری نہیں تو تمام ملک میں اس کا رواج لازمی طور رے کیوں ہے ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی آیت یا حدیث میں کفن پر بند باندھنے کا کچھ ذکر نہیں آیا ہے نہ اس کی صورت کا کچھ ذکر آیا ہے اور نہ اس کے وقت اور موقع کا کچھ تذکرہ آیا ہے اور نہ اس کا بیان آیا ہے کہ کس چیز سے باندھنا اور کے بند باندھنا چاہیے ہاں فقہاء لکھتے ہیں کہ اگر کفن کے منتشر ہونے اور میت کے کھل جانے کا خوف ہو تو کفن کو دھجی سے باندھ دیں اور قبر میں رکھنے کے بعد کفن کے منتشر ہونے کا خوف نہیں رہتا اس وجہ سے قبر میں بند کھول دینے کو لکھا ہے ۔ ہدایہ میں ہے وان خافوا ان ینتشر الکفن عنہ عقدو بخرقة صیانة عن الکشف واذا وضع فی لحدہ یحل العقدة لوقوع الامن من الانتشار انتہی ملخصاً اور آیہ منہا خلقنا کم الخ کا مٹی دیتے وقت پڑھنا نہیں ہوتا اور میت کو لحد میں قبلہ رخ متوجہ کر دینا حدیث سے ثابت ہے ۔ حافظ ابن حجر تخریج ہدایہ میں لکھتے ہیں ۔ واما التوجہ الی القبلة فیہ حدیث ابی ھریرة وقتادة ان البراء بن معرور لما توفی اوصی ان یوجہ الی القبلة فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصاب صحاح الحاکم ۔ حررہ عبدالرحیم عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

کفن پر بند باندھنے اور اس کو قبر میں کھول دینے کے بارے میں کوئی حدیث مرفوع نظر سے نہیں گزری ہاں سمرہ بن جندبؓ کا ایک اثر اس بارے میں دیکھنے میں آیا ہے شرح معانی الآثار صفحہ 292 جلد 1 میں عثمان بن حجاش سے روایت ہے کہ سمرہ بن جندبؓ کا ایک لڑکا انتقال کر گیا تو انہوں نے اس کو غسل دیا اور کفنایا پھر اپنے غلام سے کہا کہ اسے دفن کے لیے لے جاؤ اور جب اس کو قبر میں رکھنا تو بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ کہنا پھر اس کے سر کی گرہ اور اس کے پیر کی گرہ کھول دینا والفظہ[1] ھکذا فغسل بین یدیہ وکفن بین یدیہ ثم قال لولاہ انطلق بہ الی حضرتہ فاذا وضعتہ فی لحدہ فقل بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اطلق عقد راسہ وعقد رجلیہ ۔ اور علمائے حنفیہ وشافعیہ نے لکھا ہے کہ مٹی دیتے وقت آیت منہا خلقنا کم الخ پڑھنا مستحب ہے ۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار صفحہ 323 جلد 3 میں لکھتے ہیں ۔ قولہ[2] من قبل راستہ فیہ دلیل علی ان المشروع ان یحثی علی المیت من جھة راسہ و یستحب ان یقول عند ذلک منہا خلقنا کم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارة اخری ذکرہ اصحاب الشافعی انتہی اور اسی طرح سبل السلام میں بھی لکھا ہے اور اس بارے میں ایک ضعیف

حدیث آئی ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔ وردی احمد باسناد ضعیف انہ یقول مع الاولی منہا خلقنا کم ومع الثانیہ وفیہا نعیدکم ومع الثالثۃ ومنہا نخرجکم تارۃ اخری۔ یعنی رسول اللہ ﷺ پہلی بار مٹی ڈالنے کے وقت منہا خلقنا کم پڑھتے اور دوسری بار میں وفیہا نعیدکم پڑھتے اور تیسری بار میں ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پڑھتے اور ایک حدیث ضعیف میں میت کو قبر میں رکھنے کے وقت بھی اس آیت کا پڑھنا آیا ہے۔ نیل الاوطار صفحہ 321 جلد میں ہے۔ وعن ابی امامۃ عند الحاکم والبیہقی بلفظ لما وضعت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ الحدیث وسندہ ضعیف انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ

---

[1] اس کو غسل اور کفن دیا پھر اپنے غلام کو کہا اس کو قبر میں لے جا کر دفن کر دو جب اسے لحد میں رکھو تو کہو اللہ کے نام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پھر اس کا پاؤں اور سر کا بند کھول دینا۔

[2] اس میں دلیل یہ ہے کہ میت پر مٹی سر کی جانب سے ڈالنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ اس وقت یہ آیت ''اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ نکالیں گے اس کو امام شافعی کے اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص683

محدث فتویٰ